مولای صل وسلم دائماً ابداً　　**درس حدیث**　　علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

جھوٹے نبی کے خلاف حضرت ابوبکرؓ کا جہاد اور چھ سو صحابہ کرامؓ کی شہادت

حضرت عمرؓ کا حضرت خالدؓ سے حساب طلب کرنا اور کٹوتی فرمانا

حضرت عمارؓ اور حضرت خالدؓ کی فضیلت۔ شیعہ حافظ نہیں ہو پاتے اور اِس کی وجہ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 57 سائیڈ B 1986 - 04 - 11)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہٖ اجمعین امابعد !

حضرتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ایک صحابی حضرتِ عمار ابنِ یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہوا تھا کہ حضرتِ خالد رضی اللہ عنہ سے اُن کی تلخ کلامی ہوئی اَور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوتی رہیں باتیں، سُنتے رہے آپ۔ پھر آپ نے فرمایا **مَنْ عَادٰی عَمَّارًا عَادَاہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَہُ اللّٰہُ** جو عمارؓ سے دُشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ گویا اُس سے دُشمنی فرمائیں گے دُشمنوں والا معاملہ فرمائیں گے اَور جو عمار ابنِ یاسرؓ سے بُغض رکھے تو اللہ تعالیٰ اُسے مبغوض رکھیں گے۔ حضرتِ خالدؓ فرماتے ہیں کہ جب میں وہاں سے نکلا تو مجھے سب سے زیادہ جو چیز اچھی لگتی تھی وہ یہ کہ عمار ابنِ یاسرؓ میرے سے خوش ہوں۔

رسول اللہ ﷺ سے حضرتِ خالد ابنِ ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف بھی منقول ہے۔ ایک روایت تو ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی، وہ یہ ہے کہ ایک جگہ ہم تھے، لوگ گزر رہے تھے وہاں سے، ایسی جگہ تھی کہ جہاں یہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اَور گزرنے والے نظر آرہے تھے کہ جا رہے

ہیں۔تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مجھ سے دریافت فرماتے تھے کہ یہ کون جا رہا ہے؟ تو میں نام لے دیتا تھا اُس کا کہ یہ فلاں ہے۔آپ فرماتے تھے کہ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا یہ اللہ کا اچھا بندہ ہے۔کوئی اَور گزرتا تھا فرمایا کون ہے یہ، یہ کون گزرا ہے؟ میں نے نام لے لیا تو پھر آپ نے فرمایا بِئْسَ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا یہ اچھا آدمی نہیں ہے یہ بُرا آدمی ہے یعنی خدا کے نزدیک برا آدمی ہے۔تو ویسے تو ہر ایک کے بارے میں اِس طرح کی باتیں ہر کسی سے نہیں کرتے تھے، بہت ہی خصوصیت کی بات ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کسی کے بارے میں اظہار فرمائیں ایسا، ورنہ نہیں فرماتے تھے اظہار۔

ایک صحابی ہیں حضرتِ حذیفہ ابنِ یمان رضی اللہ عنہ، اُن کے بارے میں آتا ہے کہ اُن کو نام بتا رکھتے تھے کہ یہ یہ یہ منافق ہیں۔منافق ہیں کیا، منافق ہی رہیں گے گویا ایمان سے محروم ہی رہیں گے یہ۔ اَب یہ معیوب چیز ہے عیب کی چیز ہے تو اِس کو کسی پر ظاہر اُنہوں نے بھی نہیں کیا، پتہ تھا اُن کو،

اِن حضرات کو مطلع کرنے کا فائدہ :

اِس سے فائدہ بھی تھا مثلاً حضرتِ حذیفہ ابنِ یمانؓ سے کہیں کوئی چیز مشورۃً کہی جارہی ہو تو وہ اُس میں مشورہ دے سکتے تھے کہ اِس آدمی کو اِس کام پر مامور نہ کریں ایک تو یہ بات بھی ہے دُوسری بات یہ بھی ہے کہ جو آدمی منافق ہی تھا تو اُس سے اچھے کام تو ہونے ہی نہیں تھے خود بخود ہی، تو دُوسرے صحابۂ کرامؓ نے بھی اُن کو کسی ایسے بلند مقام پر نہیں پہنچایا کہ جس میں ایسی نوبت آئے کہ حضرتِ حذیفہ ابنِ یمانؓ اُس کے بارے میں راز ظاہر کریں۔

اُستاد کی اہمیت، بے فیض رہنے کی ایک وجہ :

اَور معلوم یہ ہوتا ہے سب کے سب اِسی طرح بیکار کے بیکار ہی رہے بالکل ایسے ہے جیسے ہماری مذہبی تعلیم کے اَندر تو اُستاد کی خوشنودی بہت ہی ضروری چیز ہے اگر کسی سے اُستاد خوش نہ ہو تو اُس سے آگے کو فیض ہی چلنا بند ہو جاتا ہے ناراض ہو فیض ہی چلنا بند ہو جاتا ہے چاہے بہت لائق ہو اَور ایسے بھی ہوتا ہے کہ استعداد اُس کی اِتنی نہیں ہے لیکن وہ مقبول ہوتا چلا جاتا ہے طالب علموں میں اَور اُس سے فائدہ بہت ہوتا ہے۔ یہ رضامندی اَور ناراضگی کا اَثر پڑتا ہے۔

شیعہ حافظِ قرآن نہیں ہو پاتے، ایک لطیف وجہ :

اَب یہ شیعہ جو ہیں یہ حافظ نہیں ہو سکتے کیونکہ قرآنِ پاک جن لوگوں نے جمع کیا ہے اَور پھیلایا ہے نشر کیا ہے اُن سے یہ دُشمنی رکھتے ہیں۔ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ لکھوایا جمع کروایا وہ رکھا رہا حضرتِ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس۔

جھوٹے نبی کی عمر ایک سو چالیس برس سے زائد تھی :

ایک شخص تھا ''مسیلمہ کذاب'' جس نے نبوت کا دعوٰی کیا تھا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، وہ بڑا با اَثر آدمی تھا بنی حنیفہ یہ اُس کا قبیلہ تھا عمر رسیدہ شخص تھا بہت عمر تھی ایک سو چالیس سال عمر تھی اُس کی جب وہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا اَور اُس نے کہا تھا کہ ایسے کیے لیتے ہیں کہ آپ کے پاس فلاں فلاں قسم کے علاقے رہیں میرے پاس فلاں فلاں قسم کے علاقے رہیں۔ تو رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم نے فرمایا تھا کہ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ کہ زمین تو خدا کی ہے جسے چاہے اللہ تعالیٰ اُس کا وارث بنا دے قابض بنا دے مالک بنا دے اَور میرا مقصد تو دین پھیلانا ہے اَور اِس طرح کی سودے بازی اگر کرو گے تم تو پھر یہ جو میرے ہاتھ میں ایک چھڑی ہے جرید یعنی جس کھجور کی شاخ کے پتے چُھڑا دیے جائیں اَور وہ ایک چھڑی رہ جاتی ہے پتلی ایسی چیز تھی کہ اِس طرح کی باتوں میں تو اگر تم مجھ سے یہ کہو کہ یہ دے دُوں میں تمہیں تو یہ بھی نہیں دُوں گا اَوْ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یہ گویا اُس کا مفہوم ہے جو آپ نے گفتگو کی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے جو خواب میں دیکھا تھا مجھے معلوم ہوتا ہے وہ تُو ہے اُن میں سے ایک۔ دو کنگن دیکھے سونے کے دستِ مبارک میں خواب میں تو حکم یہ ہوا خواب ہی میں کہ اِنہیں پھونک مارو پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے تو آپ نے تعبیر لی تھی کہ یہ کذاب ہیں جھوٹے ہیں دو اَور جاتے بھی رہیں گے ختم بھی ہو جائیں گے۔

سوائے ''مرزا'' کے جھوٹے نبیوں کا معاملہ زیادہ دیر نہیں چلا :

تو یہ نبوت والا معاملہ چلا ہی کسی کا نہیں، چلانے کی کوشش دیکھا دا کھی بہت کی حتّٰی کہ ایک عورت بھی ہو گئی تھی ''سَجَّاحِ'' اُس نے بھی نبی ہونے کا دعوٰی کر دیا تھا۔ کبھی بھی نہیں چلی نبوت سوائے اِس

''مرزا غلام احمد قادیانی'' کے یہ اُن سب سے بڑا ہوگیا آگے بڑھ گیا اَور اِس لیے بڑھ گیا آگے کہ اِسے سرپرستی حاصل ہے حکومت کی، برطانیہ نے اِس کو بڑھایا ہے اُس کا پیدا کردہ ہے یہ نبی۔ اَور اَب جو ہے ہمارے یہاں حکومت یہ بھی سیکولر ہے جو چاہے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا رہے کوئی رُکاوٹ نہیں ہے اُس پر، تو عملاً سیکولر اسٹیٹ ہے یہ، اِس لیے یہ بڑھ رہے ہیں ورنہ تو منٹوں میں ختم۔

یہ مسیلمہ کذاب کا قصّہ ایک پیش آیا بہت بڑا پھر اُس میں رسول اللہ ﷺ نے اُس وقت فرمایا تھا کہ ھٰذَا ثَابِتٌ یُجِیْبُکَ عَنِّیْ یہ ثابت ابن قیس ابن شماس رضی اللہ عنہ یہ جَھِیْرُ الصَّوْت تھے بڑی آواز تھی مجمع تک پہنچ جاتی تھی فصیح اللسان تھے اَور سمجھدار تھے بلاغت بھی تھی موقع کے مناسب بات کرتے تھے۔ تو یہ میری طرف سے تمہیں جواب دیں گے پھر آپ تشریف لے گئے، اُس موقع پر تو یہ ہوا۔

جھوٹے نبی کے خلاف حضرت ابوبکرؓ کا جہاد کرنا، بارہ ہزار سے بیس ہزار تک مارے گئے :

بعد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دَور میں نوبت آئی لڑائی کی جہاد کرنا پڑا اُس سے، اُس جہاد میں بہت نقصان ہوا ہے اُن کا یعنی کم اَزکم بارہ ہزار آدمی اُن کے مارے گئے ورنہ اِکیس ہزار آدمی مارے گئے ہیں بیس اِکیس ہزار آدمی اُس کے طرفدار جو تھے جو اُس کی طرف سے لڑ رہے تھے تو یہ نقصان معمولی نہیں ہے اِتنی بڑی تعداد کا مارا جانا۔

چھ سو اَہم صحابہ کرامؓ شہید ہوئے :

لیکن صحابۂ کرام کا بھی بہت نقصان ہوا ہے اِس اعتبار سے کہ اُس میں تو بڑے بڑے قاری شہید ہوگئے کافی تعداد بنتی تھی اُن کی، کل شہید جو تھے وہ چھ سو تھے جبکہ اُدھر اِتنے مارے گئے۔ لیکن اِن کی شہادت سے ذہن میں یہ آیا صحابۂ کرامؓ کے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں یہ آیا کہ اچھا ہو کہ قرآنِ پاک کو لکھ لیا جائے کیونکہ اَبھی تک لکھنے کا اہتمام نہیں ہے یادداشت ہے بس، لکھ لیا جائے تو بہتر ہو کیونکہ معرکوں میں جانا منع نہیں کیا جاسکتا کسی کو بھی کہ مت جاؤ اَور یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ بچتا ہے یا شہید ہوتا ہے تو اگر اِسی طرح شہادتیں اَور ہوتی رہیں تو بڑا مشکل ہو جائے گا کہیں خدانخواستہ قرآنِ پاک ہی ناپید غیر محفوظ ہو جائے گا تو لکھوالیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جو کیا ہے وہ یہ ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم نے ہی یہ قرآن اُتارا ہے، ہم ہی اِس کی حفاظت کریں گے تو لکھوا تو لیا اُنہوں نے مگر حفاظ اِتنے ہوتے رہے پیدا کہ

اُس لکھے ہوئے کو جگہ جگہ نسخے لکھوا کر بھجوانے کی ضرورت بالکل نہیں پڑی۔

حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دَور گزرا حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کا دَور سارا گزر گیا حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور میں جو فتوحات ہوئیں اُن علاقوں میں ایسے لوگ ملے کہ جن کی وجہ سے یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک قراءت رہ جائے، باقی جو ہیں وہ لوگ نہیں سمجھتے دُشواری ہوتی ہے تو حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بس ایسے کرو کہ اِس کے نسخے تیار کرواور بھجوادو، بھجوادِیے وہ نسخے تیار کر کے اَور جہاں اِختلاف ہوا اہلِ مدینہ کی زبان کا اَور مکہ مکرمہ والوں کی زبان کا تو وہاں فَاكْتُبُوْا بِلُغَةِ الْقُرَيْشِ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِلُغَةِ قُرَيْشٍ اِس طرح اُنہوں نے ہدایت لکھ دی کہ لُغتِ قریش کو مقدم رکھا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک وہی تھی اُسی پر وہ اُترا ہے اَور باقی جو ہیں باقی کی اجازت دی گئی۔ وہ اُنہوں نے اپنے دَور میں جگہ جگہ بھجوائے اَور جو باقی پُرانے نسخے پہلے کسی کے پاس تھے وہ اُنہوں نے حکم دیا کہ شہید کر دیے جائیں يُخْرَقُ یا يُحْرَقُ جلادیے جائیں، تو جلانے کو بھی اُچھالا تو گیا ہے کہ اِنہوں نے قرآنِ پاک جلوایا ہے پروپیگنڈہ (بے جا) اُن کے خلاف جو ہوا ہے اُس میں یہ بھی آیا ہے۔

لیکن دیکھا تو یہ جائے گا کہ جلیل القدر صحابی نے کیا کیا ہے؟ جلیل القدر صحابی تو بنتے ہیں حضرتِ عثمانؓ نہ کہ معترض لوگ، معترض جو تھے وہ تو صحابی تک بھی نہیں تھے وہ تو یونہی نوجوان طبقہ تھا ایک، عمل دیکھنا پڑے گا صحابی نے کیا کیا، جو صحابی نے کیا بس اللہ کے نزدیک وہ ٹھیک ہے کیونکہ ہمیں تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اُن کی پیروی کرو اَور جو اُن میں سے کسی کی بھی پیروی کر رہا ہے وہ نجات پا جائے گا اَور جو اُن میں سے کسی کی بھی پیروی کر رہا ہے وہ سب ایک طبقہ ہے وہ ''اہلِ سُنّت والجماعت'' کا ہے تو صحابۂ کرام کو بڑا درجہ دیا گیا ہے اَور مدار اُنہیں پر بیٹھتا ہے اگر اُنہیں درمیان سے نکال دیں تو دین ہی ختم ہے۔

تو آقائے نامدار ﷺ کے رازدار صحابۂ کرامؓ جو تھے وہ جانتے تھے کہ فلاں اچھا اَور فلاں خراب ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ جو خراب ہے جس میں نفاق ہے اُس سے خود بخود بھی اچھے کام ہوئے ہی نہیں ہوں گے کہ اُسے کسی اچھی جگہ لگایا جاسکے کیونکہ دین کے معاملے میں وہ پیچھے رہا ہوگا جیسے آج کوئی شیعہ حافظ نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ قرآنِ پاک کو لکھوایا حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہے اَور اشاعت اُس کی ہوئی ہے تو حضرتِ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی ہے اَور اِن دونوں سے اُن (شیعوں) کے دل میں بغض ہوتا ہے تو

قرآنِ پاک خدا کی قدرت ہے کہ اِنہیں یاد نہیں ہوتا۔ اگر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یاد ہے قرآن ہمیں تو پھر اُن سے سُننا چاہیں تو نہیں سُنا سکتے سلب ہو جاتے ہیں تو جو منافقین تھے اُن سے اچھے کام ہوئے بھی نہیں کہ یہ نوبت آتی کہ وہ علی الاعلان کہتے کہ اِس کے بارے میں تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو وہ خود ہی ایسے رہے ہیں مشکوک زندگی گزاری ہے، غلط کاموں کی طرف یا نیکی میں پیچھے اِس طرح کی حالت رہی ہے۔

تو آقائے نامدار ﷺ ایک ایک کے بارے میں ایسے دریافت فرماتے رہے یہ کون گزرا ہے یہ کون گزرا ہے یا اَب کون گزرا اَب کون گزرا؟ ہوسکتا ہے آپ لیٹے ہوئے ہوں پوچھ رہے ہوں کہ اَب کون گزرا اَب کون گزرا؟ وہ نام لے لیتے تھے اَور رسول اللہ ﷺ بتلا دیتے تھے حتّٰی کہ پوچھا کہ اَب کون گزرا؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ یہ خالد ابن ولید ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یہ اللہ کے اچھے بندے ہیں خالد ابن الولید نام بھی اُن کا اپنی زبانِ مبارک سے اَدا فرمایا اَور پھر فرمایا سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔

یہاں پر دُوسری جگہ آتا ہے حضرت عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ کا۔ یہ اَور حضرت خالد دونوں ساتھ ساتھ رہے ہیں وہ معرکہ جو بہت بڑا معرکہ ہوا تھا یرموک کا رُومیوں کے ساتھ اُس میں حضرتِ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عشرۂ مبشرہ میں ہیں بہت بڑا درجہ ہے اُن کا صحابیت کے اعتبار سے اَور وہ اَمیرِ لشکر تھے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت سب جانتے تھے تو اُن سے محاذِ جنگ کے نقشوں میں مدد لیتے تھے۔

فرضِ منصبی، حضرت خالدؓ سے حضرت عمرؓ کی بلا رعایت حساب طلبی اور کٹوتی :

حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ کی جب گرفت ہوئی ہے حضرت خالد رضی اللہ عنہ پر کچھ چیزوں میں مثال کے طور پر، خرچ جو میں وہاں کروں گا اُس کا حساب میں نہیں دے سکتا یہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے اِن کو نہ بنایئے مگر اُنہوں نے پھر اَمیر بنا دیا اَور عراق کی طرف روانہ کر دیا جو منکرینِ زکوٰۃ، مانعینِ زکوٰۃ تھے یا مرتدین تھے اُن کی طرف شروع ہوئے ہیں پہلے چلنا یہ، اَور اُنہیں اجازت دی حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ٹھیک ہیں چلو ایسے کر لیا کریں آپ، تو اُس میں وہ چلتے رہے۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دَور آیا تو بس فورًا، اُنہوں نے کہا جب میری رائے اُن کی موجودگی

میں یہ نہیں تھی تو اَب جب ساری ذمّہ داری میرے اُوپر ہے اَور پھر میں اپنی رائے پر عمل نہ کروں تو خدا کے یہاں جوابدہ ہوں گا اِس لیے اُنہوں نے حساب لینا شروع کیا۔ اعتراض کیا کہ فلاں چیز کیسے خرچ کی ہے آپ نے اور ایسے کی؟ اَور اِن کا جو مال تھا اُس میں سے ضبط بھی کرلیا جو اِن کے حصّے میں روپیہ آیا ہوا تھا کہ یہ زیادہ بنتا ہے اِتنا زیادہ نہیں ہونا چاہیے، دوبارہ پھر کوئی اَور لشکر بھیج دیا دوبارہ پھر کوئی اَور شکایت ہوئی اُس پر گرفت کی تو چونکہ اُن کی طرف سے گرفت ہوئی تھی اِس لیے لوگوں کے ذہن میں متضاد سے اَثرات ہوگئے پیدا ایک یہ کہ یہ نہایت عمدہ اَور بڑے جرنل ہیں وہ محبت تھی اُس کی وجہ سے قدر و منزلت تھی اَور اِس طرح کی بات اَور روک ٹوک کی وجہ سے شکوک طبیعت میں، تردد ایک طرح کا۔ تو حضرتِ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا جو ہے یہ اِس چیز کے اِزالے کے لیے لگتا ہے اِس لیے فرمایا ہوگا اُنہوں نے، فرماتے ہیں کہ میں نے خود جنابِ رسول اللہ ﷺ سے جو سُنے ہیں کلمات وہ یہ ہیں کہ خَالِدٌ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اَور نِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَۃِ یہ اپنے گروپ میں یا اپنے ہم عمر لوگوں میں بہت اچھے جوان ہیں، تو اِس طرح کے کلمات اُنہوں نے جو رسول اللہ ﷺ سے سُنے ہوئے تھے وہ سُنائے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو جب دُوسری دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلایا ہے اَور بات چیت کی ہے اَور اُنہوں نے جوابات دے دِیے تمام سوالات کے تو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے تو یہ کہا تھا کہ میری طرف سے تم کسی بھی جگہ اَمیر نہیں بنائے جاسکتے ہاں یہ ہے کہ کام میں لگے رہو لڑتے رہو ساتھ، جہاد میں حصّہ لیتے رہو اُدھر جو اَمیر تھا اُسے پابند کیا کہ اِن سے مشورہ ضرور کرتے رہو لیکن خود مختار ہوں یا اَمیر بالا دست وہ نہیں ہوسکتے۔ اِس دفعہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کبھی بھی میری طرف سے تمہیں کوئی ناپسند بات پہنچے گی ہی نہیں لَا یُصِیْبُکَ مِنِّیْ مَکْرُوْہٌ کوئی ناپسند بات تم تک میرے سے نہیں پہنچے گی، بہت مطمئن ہوئے دُوسری دفعہ جب ایسی بات کی لیکن حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آگیا تھا وہ علیل ہوگئے اَور وفات پاگئے۔

تو اِس طرح کے کلمات آقائے نامدار ﷺ سے اپنے صحابۂ کرامؓ کے بارے میں منقول ہیں جو تعریفی کلمات ہیں اَور جن کے بارے میں تعریفی کلمات ہیں اُن کی زندگی سب کے سامنے ہے، بہت بڑے بڑے کام اُنہوں نے انجام دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء ......